OPEN ACCESS: "*EPISTEMOLOGY*"
eISSN: 2663-5828;pISSN: 2519-6480
Vol.12 Issue 13 June 2023

ماحولیاتی تحفظ کے تقاضے، اسوۂ نبوی کی روشنی میں

REQUIREMENTS OF ENVIRONMENTAL PROTECTION, IN THE LIGHT OF PROPHET MUHAMMAD(PBUH)

Muhammad Abu Bakar
M.Phil Scholar, Minhaj University, Lahore

Dr. Masood Ahmad Mujahid
Assistant Professor, Minhaj University, Lahore

Hafiz Ghulam Yaseen Faizi
M.Phil Scholar, Minhaj University, Lahore

Abstract: What distinguishes man from other creatures is his ability to change himself from an environment. To place oneself in a clean and healthy place, on which a person lives, there is so much filth and filth on it that the common human life is tormented by its impurity. Not the use, but the system, changed the direction of change. The air we breathe has been poisoned by industrial development with wastes from factories and chemical laboratories, and with emissions from millions of small and medium-sized vehicles. Respiratory, lung, liver, heart and skin are suffering from many diseases. Even the water that man drinks himself and feeds his cattle and irrigates the fields also contains chemicals and toxic wastes. Pollution has increased to such an extent that toxic effects are being transferred to the human body and soul through water organisms. He extraordinary increase of these elements calls for the imperative of environmental protection.

Key words: Environment, Filth, Protection, Pollution, Seasonal change

انسان کو دوسری مخلوقات سے جو چیز ممتاز کرتی ہیں ان میں سے ایک ماحول کو اپنی ضروریات کے مطابق تبدیل کرنے کی صلاحیت ہے۔ قدیم وقتوں سے انسان اپنے ارد گرد کے ماحول کو اپنے قابو میں لانے اور اس میں تبدیلی رونما کرنے کی تگ ودو میں مشغول ہے، تاکہ خود کو آسودہ اور صحت مند رکھ سکے۔ وہ زمین جس پر انسان بستا ہے اس پر غلاظتوں اور گندگی کا اتنا انبار نظر آتا ہے کہ عام انسانی زندگی اس کے تعفن سے اذیت میں مبتلا ہے۔ جنگلوں اور پیڑوں کے غیر متناسب استعمال بلکہ استحصال نے موسمی تغیرات کا رخ بدل دیا ہے۔ وہ ہوا جس میں ہم سانس لیتے ہیں صنعتی ترقی کے نتیجے میں کارخانوں اور کیمیاوی تجربہ گاہوں سے خارج ہونے والے فضلات سے اور لاکھوں کی تعداد میں بڑی چھوٹی فراٹے مارتی گاڑیوں سے نکلنے والی کثافتوں سے فضا اس حد تک زہر آلود ہو چکی ہے کہ انسان تنفس، پھیپڑے، جگر، قلب اور جلد کی انگنت بیماریوں کا شکار ہو رہا ہے۔ یہاں تک کہ وہ پانی جسے انسان خود پیتا ہے اور اپنے مویشیوں کو پلاتا ہے اور کھیتوں کو سیر اب کرتا ہے اس میں بھی کیمیاوی مادوں اور زہریلے فضلات کی آمیزش اس قدر بڑھ چکی ہے کہ پانی کے جاندار کے ذریعے انسانی جسم و جان میں بھی زہریلے اثرات منتقل ہو رہے ہیں۔ ان عناصر کا غیر معمولی اضافہ ماحولیاتی تحفظ کی ناگزیریت کا تقاضا کرتا ہے۔ آج سے چودہ صدیاں قبل جب بظاہر آلودگی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا اس وقت تاجدار کائنات ﷺ نے ماحول کو کثافت سے پاک رکھنے اور فضا کو آلودگی سے محفوظ کرنے کی تعلیم و تلقین فرمائی۔ اصولی ہدایت، موثر تعلیمات اور عملی اقدامات تینوں طریق سے ماحول کی پاکیزگی کو یقینی بنایا۔ مقالہ ھذا میں ماحولیاتی تحفظ کے تقاضوں کا جائزہ اسوہ نبوی کی روشنی میں لیا جائے گا اور اس ضمن میں عصری استفادہ کی صورتوں کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

ماحولیاتی تحفظ کے تقاضے،اسوۂ نبوی کی روشنی میں

کلیدی الفاظ: ماحول، موسمی تغیرات، فضلات کی آمیزش، تحفظ

ماحول کی لغوی تعریف:

ماحول اصل میں عربی زبان کے دو الفاظ ''ما'' اور ''حول'' سے مل کر بنا ہے، ''ما'' کا لفظی معنی ہے ''جو کچھ'' اور ''حول'' کا لفظی معنی ہے ارد گرد۔ یعنی جو کچھ انسان کے ارد گرد ہوتا ہے اس کو ماحول کہتے ہیں آج کل عربی زبان میں اس کو ''بیئۃ'' کہا جاتا ہے۔ (1) لغت میں لفظ ماحول ہیئت اور حالت کے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔ اور انگریزی میں اس کے لیے (Environment) کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں: وحولُ الشيء: جانبه الذي يمكنه أن يحوّل إليه (2) کسی شیئ کی وہ جانب جس کا احاطہ کرنا ممکن ہو" یہی معنی قرآن کی اس آیت میں بھی بیان کئے گئے ہیں: مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ (3)

اصطلاح میں ماحول کی تعریف

اصطلاحی اعتبار سے ماحول ان تمام اشیاء سے عبارت ہے جن سے ہمارا واسطہ پڑتا ہے۔ یہ صرف ہوا پانی اور مٹی کا نام نہیں ہے بلکہ اس میں اخلاقی، ثقافتی، معاشرتی، تعلیمی، سیاسی اور ہر طرح کے معاشی امور داخل ہیں یعنی انسان کو اپنے گردو پیش میں جن اشیاء سے واسطہ پڑتا ہے ان تمام اشیاء کو ملا کر ماحول بن جاتا ہے۔

انسائکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں ماحول کی تعریف یوں بیان کی گئی ہے:

"Environment, the complex of physical, chemical, and biotic factors that act upon an organism or an ecological community and ultimately determine its form and survival" (4)

"ماحولیات، جسمانی، کیمیائی اور حیاتیاتی عوامل کے پیچیدہ تعامل جو حیاتیات یا ماحولیاتی معاشرے کے گردو پیش پر اثر انداز ہوتے ہیں اور آخر کار اس کی شکل اور بقاء کا تعین کرتے ہیں۔"

ماحولیاتی آلودگی کا مفہوم

جبلتی ماحول میں غیر جبلتی اجزا کا شامل ہو جانے کے نام کو آلودگی کہتے ہیں۔ نجاست سے مراد معاشرے میں قدرتی ایسے عناصر کا داخل ہو جانا جس سے سماج میں تغیر پزیری واقع ہو جائے۔ معجم المعانی کے مطابق عربی زبان میں آلودگی کے لئے "تلوثیا" کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے تو "متلوث" کا معنی ہوگا آلودگی والا۔(5)

انسائکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں آلودگی کی تعریف یوں بیان کی گئی ہے:

"Pollution, also called environmental pollution, the addition of any substance (solid, liquid, or gas) or any form of energy (such as heat, sound, or radioactivity) to the environment at a rate faster than it can be dispersed, diluted, decomposed, recycled, or stored in some harmless form(6)"

"آلودگی جسے ماحولیاتی آلودگی بھی کہتے ہیں، ماحول میں کسی بھی مادے (ٹھوس، مائع، یا گیس) یا توانائی کی کسی بھی شکل (جیسے حرارت، آواز، یا تابکاریت) کو اس سے کہیں زیادہ تیزی سے منتشر کرنا، پتلا یا رقیق کرنا، گلنا ر بوسیدہ کرنا، دوبارہ استعمال، یا کسی بے ضرر شکل میں ذخیرہ کرنا۔"

ماحولیاتی آلودگی کی اقسام

اس وقت آلودگی کی بہت سی اقسام پائی جاتی ہیں جبکہ بنیادی طور پر اس کی دو قسمیں ہیں مادی آلودگی اور معنوی آلودگی۔ ماحولیاتی آلودگی کے بہت مضر اثرات ہیں اور اس کی چار قسمیں ہیں:

1. فوق الارض پر کثافت
2. آبی کثافت
3. خلائی کثافت
4. صوتی کثافت

ذیل میں ماحولیاتی آلودگی کی ان چار اقسام اور اسباب کو مختصر ذکر کیا جائے گا۔(7)

ا۔زمینی آلودگی

فوق الارض تیسرا حصہ خشکی اور دو تہائی حصہ پانی پر مشتمل ہے۔انسان کی تخلیق کا منبع بھی مٹی ہے جو کہ زمین کا حصہ ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ۔ (8)

''وہ ہی رب العالمین کی ذات ہے جس نے انسان کو تخلیق فرمایا ہے''

اللہ تعالی نے ہر طرح سے زمین کو سنوارا اور اس پر مختلف قسم کے درخت اور پھول لگائے،نہریں اور خوبصورت چشمے جاری کیے،ہر طرف جنگلات اور کھیتیاں ہمیں نظر آتی ہیں الغرض اس کائنات کو منظم انداز میں بنایا تاکہ بنی نوع انسان کے لیے رہنے میں آسانی ہو۔

تاہم انسان نے صنعتی ترقی کی دنیا میں ایک انقلاب تو برپا کر دیا لیکن ساتھ ہی زمین کو آلودہ بھی کر دیا ہے۔اس وقت بڑی مقدار میں مضمرات حیات انسانی کا حصہ بن گئے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے اہم ہدایات فرمائی ہیں جس سے ہم زمینی آلودگی سے بچ سکتے ہیں۔اس لیے ان اصولوں پر عمل کرنا ہماری انفرادی اور اجتماعی ذمہ داری ہے تاکہ ہم اس گندگی سے نکل سکیں اور بہتر معاشرے کو وجود میں لا سکیں۔

۲۔فضائی آلودگی

صاف ستھری آب و ہوا ہر انسان اور حیوان کی بنیادی ضرورتوں میں سے ایک ضرورت ہے کیونکہ ہر جاندار سانس لیتا ہے اور یہ سب انسانوں پر فرض ہے کہ ہم گہرائی میں ان عوامل کے بارے میں بات کریں تو دو قسم کے عوامل نظر آتے ہیں ایک تو قدرتی طور پر ہونے والے واقعات جیسے جنگلات میں آگ لگ جانا اور دوسری قسم انسانی سرگرمیاں شامل ہیں جن میں گاڑیوں اور فیکٹریوں کا دھواں وغیرہ شامل ہے۔اللہ رب العزت نے فضا کو فطری طور پر صاف ستھرا بنایا ہے۔

اس فضا کو خراب کرنے میں انسانوں کے اپنے اعمال شامل ہیں اور ماحولیاتی آلودگی میں فضائی آلودگی کا حصہ سب سے بڑا ہے۔ دنیا بھر میں فضائی آلودگی کا مسئلہ دن بدن شدت اختیار کرتا جارہا ہے۔اعداد و شمار کے مطابق دنیا بھر میں فضائی آلودگی کے باعث ہر سال 70 لاکھ انسانوں کی موت واقع ہو جاتی ہے جبکہ صرف 2016ء میں فضائی آلودگی کے باعث 42 لاکھ افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے۔[9]

ایک نئی تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ طویل عرصے تک فضائی آلودگی سے متاثر رہنے کی صورت میں لوگوں کی ذہنی صلاحیتوں پر بھی فرق پڑ سکتا ہے اور درجہ حرارت میں بھی کافی اضافہ ہوا ہے اس کی وجہ کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار کا بڑھ جانا بھی فضائی آلودگی میں شامل ہے جس سے مختلف بیماریوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔[10] فضائی آلودگی کا سبب بننے والی چیزیں درج ذیل ہیں۔

ا۔جنگلات کا بے تحاشا کٹاؤ

ب۔ صنعتی کارخانوں کے فضلات

ج۔ٹریفک کی بہتات اور گاڑیوں کا دھواں

د۔زہریلی گیسوں اور تابکار شعاؤں کا اخراج

ہ۔عالمی درجہ حرارت میں تبدیلی

فضائی آلودگی کو ختم کرنے میں شجر کاری اور درختوں کا اگانا بہت اہم ہے۔حدیث بالا بھی درخت لگانے کی اہمیت پر دلالت کرتی ہے۔فضائی آلودگی سے چھٹکارا پانے کے لیے تعلیمات نبوی ﷺ میں ہدایات موجود ہیں۔

۳۔آبی آلودگی

پانی اللہ تعالیٰ کا وہ انمول تحفہ ہے جس کے بغیر کرہ ارض پر زندگی کی تصور بھی ناممکن ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا جتنا بھی شکر ادا کریں وہ کم ہے۔

ہم روزمرہ زندگی میں صاف پانی سے دن بدن محروم ہوتے جارہے ہیں بلکہ پانی کے ذخائر میں بھی تیزی سے کمی آتی جارہی ہے۔پانی حیات زندگی کی پہلی ضرورت ہے اور یہی بڑی اہم دلیل ہے۔یہ زمین دو تہائی حصہ پانی پر مشتمل ہے اور اس پانی کا 97 فیصد حصہ سمندروں کی صورت میں موجود ہے اور دو فیصد برفانی پہاڑ ہیں جس پر بارش اور برف باری ہوتی ہے۔جب درجہ حرارت بڑھتا ہے تو یہی برف پانی بن کر سمندروں میں بہہ جاتا ہے۔[11]

آبی آلودگی کا بڑا سبب صنعتی، حیواناتی اور انسانی فضلہ جات دریاؤں، نہروں اور سمندروں میں بہہ جانا ہے جس کی وجہ سے پانی آلودہ ہو جاتا ہے۔اور خام تیل اور دیگر استعمال شدہ چیزوں کا سمندر میں گرنا ہے۔ جس کی وجہ سے پانی کے فطری خواص کا ختم ہو جانا ہے۔ پانی چونکہ سب کی مشترکہ ملکیت ہے اس لیے اس کی حفاظت کی ذمہ داری بھی ہم سب پر مشترکہ ہے۔
نبی کریم ﷺ نے پانی کو صاف رکھنے کی ترغیب دی ہے اور حکم دیا ہے کہ پانی میں گندگی نہ ڈالی جائے کیونکہ اگر پانی گندا کیا جائے گا تو اس کے مہلک اثرات ہر جاندار تک پہنچیں گے۔ زمین کا درست استعمال اور پانی کی حفاظت اور حیوانات کے ساتھ حضور ﷺ کا حسن برتاؤ تواضع اور انکساری کی بہت واضح دلیل ہے۔ سمندری آلودگی پاکستان میں سنگین صورت اختیار کر رہی ہے جو صرف آبی حیات پر ہی نہیں بلکہ زندگی کے مختلف شعبوں پر اثرانداز ہو رہی ہے۔

۴۔ صوتی آلودگی

آواز اللہ تعالیٰ کی خوبصورت نعمتوں میں سے ایک ہے اور یہ عمل اپنی حد سے تجاوز کر جائے شور کی شکل اختیار کر جاتا ہے۔ اور اسی کو صوتی آلودگی کہا جاتا ہے۔ معاشر میں ایسی صدائیں جو مزاج انسانی پر گراں گزرے وہ صوتی آلودگی میں شمار ہوتی ہے۔اس لیے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ:

وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ۔ (12)

''اگویا اللہ تعالیٰ حکم فرمارہے ہیں کہ اپنی صوت کو آہستہ رکھا کرو''

شور کی آلودگی ایک ایسی ماحولیاتی آلودگی کی قسم ہے جس کو اتنی اہمیت نہیں دی جاتی حالانکہ یہ ہماری زندگیوں اور ذہنی اور جسمانی صحت پر براہ راست اور بلاواسطہ بہت زیادہ اثرانداز ہوتی ہیں۔ مثلاً شور سے سننے کی حس کو بری طرح متاثر کرتی ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق جو انسان مسلسل شور میں زندگی بسر کرتا ہے وہ بے چینی اور اعصابی تناؤ کا شکار رہتا ہے۔
صوتی آلودگی کے بڑے اسباب میں گاڑیوں کا شور، لاؤڈ سپیکر کا بے دریغ استعمال ہے۔اسی طرح فیکٹریوں اور بھاری مشینوں کا استعمال بھی صوتی آلودگی کا سبب بن رہا ہے۔ صوتی آلودگی کے خاتمے کے لیے معاشرے میں شعور پیدا کرنے کی ضرورت ہے کہ ہر فرد یا ادارہ صوتی آلودگی کی روک تھام میں اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کی کوشش کریں۔اس میں کسی قسم کی سستی و کاہلی اور بے راہ روی اور کوتاہی نہ برتی جائے۔
جو لوگ معاشرے میں صوتی آلودگی پھیلاتے ہیں ان کے خلاف ایسا قانون ہونا چاہیے جو آئندہ ایسے قبیح فعل سے باز آجائیں۔ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو اس حوالے سے محتاط رہنے کی ہدایت فرمائی۔
دکتور احمد عبدالکریم حدیث کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

يدل الحديث على كراہة رفع الصوت عموماً واستفياح فعله لما فی ذالک من ذہاب بالسکون والمدو واضرار بحاسة السمع۔ (13)

"اس فرمان مقدس سے یہ درس ملتا ہے ایسی صداؤں سے انسان کو پرہز کرنا چاہیے جو دوسرے احباب کے لیے پریشانی کا باعث ہو۔"

اگر ہم تعلیمات نبوی ﷺ پر عمل کریں تو ہر طرح کی آلودگی سے بچ سکتے ہیں۔ صوتی آلودگی غیر محسوس طریقے سے ہماری قوت سماعت کو متاثر کرتی ہے۔

ماحولیاتی آلودگی کا اثر

فساد فی الارض سے مراد ایسی ہنگامہ آرائیاں ہیں جو انسانی جبلتوں میں تغیر پزیری، اور انسانی ماحول کے گردونواح میں جو نظام قدرت نے عطا فرمایا ہے جو اصول قرآن و سنت میں بتائے گئے ہیں ان کے مطابق اپنی زندگی کو بسر نہ کرنے کا نام ہے۔ اہل لغت فساد کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

الفساد في اصل اللغة: هو تغير الشئ عن الحال السليمة خروج عن الاعتدال فهو ضد الصلاح، يقال فسد الملين والفاكهة والهواء اذا اعتراه تغير أو عفونة حتي اصبح غير صاح ثم استعمل لغة في جميع الاشياء والامور الخارجة عن نظام الاستقامة كالبغي والظلم والفتنة وعلى قوله تعالي ظهر الفساد في البرو البحر (14)

"فساد: کا مفہوم کسی شے کا تغیر و تبدل اور توسط سے خروج ہے۔ لفظِ فساد صلح کی نقیض ہے جیسا کہ کہا گیا: دودھ خراب ہوا۔ پھل فاسد ہوا۔ ہوا بگڑ گئی۔ جب ان چیزوں میں تغیر و تقلّب واقع ہو جائے۔ بعد ازاں لفظِ فساد تمام چیزوں اور کاموں کے لیے مستخدم کیا جانے لگا جب وہ اپنی اصلی ہیئت سے خروج کر گئے ہوں جیسے کہ عدوان و بغاوت اور فتنہ۔ فرمانِ خدا 'ظهر الفساد' اسی معانی و مفاہیم میں مستخدم ہوا ہے۔"

جس طرح قرآن مجید میں آیا ہے

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ (15)

"برّی اور بحری میں فساد لوگوں کے اَیادی کا کسب ہے۔"

لہذا جو لوگ قوانین فطرت کو بدلنا چاہتے ہیں یا بدل رہے ہیں اور نظام فطرت کو درہم برہم کرنے میں لگے ہوئے ہیں یا ایسے اسباب اور عوامل پیدا کر رہے ہیں جن سے ماحولیات کو نقصان پہنچ رہا ہے، ہوا کی کثافت، فضاء کی آلودگی اور پانی کی آلودگی میں اضافہ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے انسانی وجود کو شدید خطرات لاحق ہو گئے ہیں۔

قدرت کے عطیات کاادراک

رسول پاک ﷺ نے آسمان وزمین، سمندر، پہاڑ، حیوانات، نباتات، پرندے، جنگلات، باغات، وادیوں اور آبادیوں سب کچھ کو قدرت کے متوازن نظام کا شاہکار قرار دیتے ہوئے ان کی تخلیق پر غور کرنے، ان کی حکمتوں کو سمجھنے اور ان کے تقاضوں کو پورا کرنے کی تعلیم فرمائی۔آپ نے انسانوں تک اللہ کا یہ پیغام پہنچایا۔

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَالْفُلْکِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا وَبَثَّ فِیْھَا مِنْ کُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ۔ (16)

”اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ وہی ہے ذات جو آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق کرنے والی ذات ہے اور وہی ہے جو رات اور دن کی گی گردش کے نظام کو چلارہاہے۔مالک کائنات ہی کی ذات ہے جو آسامن کے ذریعے سے پانی کا نزول فرماتا ہے اور اس سے زمیں کو زندگی میسر آجاتی ہے پھر زمین میں ہر طرف ہریالی اور سبزہ اجاتا ہے جس سے لوگ فوائد حاصل کرتے ہیں اسی طرح ہواؤں کے تغیر کو چلانے اور ان کی سمت کو بدلنے کی قدرت بھی فقط وہی ذات رکھتی ہے۔اس کائنات کی ہر چیز میں اللہ نے بہت سی نشانیاں رکھی ہیں اہل فکر احباب کے لیے“

قرآن حکیم کی اس آیت میں حسب ذیل دس ایسی چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے جن کا تعلق براہ راست ماحولیات سے ہے:

۱۔آسمان ۲۔زمین ۳۔دن اور رات یعنی وقت ۴۔جہاز رانی اور سمندر

۵۔انسانوں کی نفع رسانی ۶۔بارش

۷۔زمین کی روئیدگی یعنی کاشت کاری اور شجر کاری ۸۔حیوانات کی زندگی

۹۔ہواؤں کی گردش ۱۰۔بادلوں کا فضا میں معلق ہونا

قدرت کے عجائبات اور انسانی ماحول اور اس کی راحت رسانی سے تعلق رکھنے والی ان اشیاء کو قرآن پاک میں بار بار مشاہدہ، مطالعہ اور سبق آموزی کے لیے انسانوں کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔اس آیت میں بھی خاص طور پر ان حکمتوں کو سمجھنے اور ان سے استفادہ کرنے کی ضرورت کا احساس دلایا گیا ہے کیونکہ اس سے ہمارے ماحول کی تشکیل ہوتی ہے اور ان کا توازن برقرار رہتا ہے۔

رسول پاک ﷺ نے قدرت کا یہ سبق بھی انسانوں کو ذہن نشین کرایا ہے کہ کائنات میں ان ساری چیزوں کو خاص اہتمام، اندازہ، توازن اور اعتدال کے ساتھ بنایا اور سنوارا گیا ہے۔ قرآن پاک میں متعدد مواقع پر کائنات کے نظم و توازن اور اللہ کے مقرر کردہ معیار و مقدار کا حوالہ دیا گیا ہے۔ مثلاً ایک جگہ ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰہَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی ط یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَیِّتِ مِنَ الْحَیِّ ط ذٰلِکُمُ اللّٰہُ فَاَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ۔ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ج وَجَعَلَ الَّیْلَ سَکَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ط ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ۔ (17)

”بیشک اللہ دانے اور بیج کو پھاڑ ڈالنے والا ہے۔ وہ حیات کو موت سے اور موت کو حیات سے نکالنے والا ہے۔ یہی اللہ ہے پھر تم کدھر بہکے جاتے ہو۔ وہی رات کے اندھیرے سے صبح کو چاک کر کے نکالنے والا ہے اور اسی نے آرام کے لئے رات کو بنایا ہے اور حساب اور شمار کے لئے سورج اور چاند بنائے۔ یہ اندازہ اُس کا مقرر کردہ ہے جو بہت زبردست، نہایت علم والا ہے۔“

دوسری جگہ ارشاد ہے:

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلَی۔ الَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی۔ وَ الَّذِیْ قَدَّرَ فَھَدٰی۔ وَالَّذِیْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰی۔ (18)

”بندگان خدا کو اپنے حقیقی مولا کے نام کا ورد کیا کرے جو سب سے ارفع و اعلیٰ ہستی ہے۔ وہ مالک حقیقی ہی تو ہے جس نے آسمان اور زمین کے مابین ہر چیز کی تخلیق فرمائی۔ وہی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جس نے نظام قدرت کے تمام قوانین مقرر فرمائے“

کائنات کا توازن نہ بگاڑو

قدرت نے جس طرح اپنی تخلیق میں تناسب، توازن اور اعتدال رکھا ہے اس کا مطالبہ ہے کہ بندے بھی اسی طرح اپنے عمل میں اعتدال و توازن رکھیں اور قدرت کی تخلیق میں خلل نہ ڈالیں۔ قدرت کے مقرر کردہ اس توازن کی حکمت کو سمجھنا، اسے اپنی عملی سرگرمیوں کا موضوع بنانا، اسے اپنی نفع رسانی سے جوڑنا، اس سے استفادہ کرنا، اس کا توازن برقرار رکھنا، اس میں خلل پیدا نہ کرنا، انسان کی ضرورت بھی ہے اور ذمہ داری بھی ہے۔

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ۔ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ یَسْجُدٰنِ۔ وَالسَّمَآئَ رَفَعَھَا وَوَضَعَ الْمِیْزَانَ۔ اَلَّا تَطْغَوْا فِی الْمِیْزَانِ۔ وَاَقِیْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ۔ وَالْاَرْضَ وَضَعَھَا لِلْاَنَامِ۔ فِیْھَا فَاکِھَۃٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَکْمَامِ۔ وَالْحَبُّ ذُوالْعَصْفِ وَالرَّیْحَانُ۔ فَبِاَیِّ اٰلَآئِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ۔ (19)

"تمام مظاہر فطرت اسی کے قائم کردہ نظام کے مطابق چل رہے ہیں، اور یہ مخلوق اسی کے سامنے جبین نیاز کو جھکاتی ہے، نظام ہست و بود اور نظام عدل اسی کی قدرت کاملہ کا کرشمہ ہے، وہ اپنی مخلوق کو عدل و انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کا امر بھی عطا فرماتا ہے تاکہ اس کے قائم کردہ نظام عدل میں بگاڑ پیدا نہ ہو۔ اس نے حضرت انسان کے لیے طرح طرح کے خشک میوہ جات اور ثمرات اگائے اور پھر اپنی نعمتوں کو یاد کروا کر مخاطب ہوا کہ تم کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔"

آیت میں شمس و قمر کی گردش کا حساب، پیڑ پودوں کی شادابی، آسمان کی بلندی، زمین کی تخلیق، غلے اور پھل پھول کی پیدائش جیسی نعمتوں کو انسان کے سپرد کرنے کے ساتھ یہ ہدایت کی گئی ہے کہ یہ سب کچھ قدرت کے ایک متوازن نظام اور معتدل انتظام کا حصہ ہیں۔ اس نظام میں خلل ڈالنے اور اس حسن انتظام میں فساد برپا کرنے کی کوشش نہ کرو۔ قدرت کے عطیات سے اگر قدرت کے مقرر کردہ اصولوں کے مطابق استفادہ کیا جائے تو یہ اصلاح ہے اور اگر ان اصولوں سے انحراف کیا جائے تو یہ فساد ہے۔ قدرت صرف عطیات ہی نہیں دیتی بلکہ طریقہ استعمال کی ہدایت بھی دیتی ہے، انسان کو دونوں سے استفادہ کرنا چاہیے۔

کثافت کے پھیلاؤ کی ممانعت

ماحول کے تحفظ کے سلسلہ میں رسول پاک ﷺ کا ایک بنیادی حکم یہ ہے کہ گندگی پھیلانے سے پرہیز کیا جائے، خاص طور پر پبلک مقامات کو گندگی دے بچایا جائے، رسول پاک ﷺ نے سایہ دار درخت کے نیچے، راستہ میں اور مسجد میں گندگی پھیلانے سے شدت سے منع فرمایا، حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: دو ایسی چیزوں سے پرہیز کرو جو لعنت کا سبب ہیں، صحابہ نے پوچھا وہ لعنت کرنے والی چیزیں کیا ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ لوگوں کے راستہ میں اور سایہ میں غلاظت کی جائے۔(20)

پبلک مقام کی جامع شکل عہد نبوی میں مسجد تھی چنانچہ آپ نے مسجد میں تھوکنے سے منع فرمایا۔(21)

قربانی کے دنوں میں جانور ذبح کیے جاتے ہیں، بے شعوری کی وجہ سے اب قربانی کے فضلات سڑکوں پر اور نالیوں میں بکھرے نظر آتے ہیں، گندگی پھیلتی ہے، بیماری بڑھتی ہے۔ حکم یہ ہے کہ قربانی کے فضلات کو دفن کر دیا جائے، اگر اس ہدایت پر عمل درآمد ہو تو ماحول کو آلودگی سے بچایا جا سکتا ہے، شریعت محمدی ﷺ نے ایسے ایندھن کے استعمال سے روکا ہے جس کا دھواں پڑوسی کے گھر میں جاتا ہو۔ فضائی آلودگی سے بچنے کے لیے یہ حکم ایک اصول اور کلیہ کی حیثیت رکھتا ہے، آج کل کی گاڑیوں اور فیکٹریوں کے دھوئیں کو ضابطہ بند بنایا جا سکتا ہے۔

پاکی اور صفائی کا اہتمام کرو

رسول پاک ﷺ کی ماحولیاتی تعلیم و تربیت کا دوسرا اہم پہلو یہ ہے کہ روح اور جسم، لباس اور مکان کے ساتھ ماحول کی صفائی کا پورا اہتمام کیا جائے، مسلمانوں کی صفت یہ بتائی گئی کہ وہ صفائی پسند ہوتے ہیں۔ قبا کے مومنوں کے بارے میں قرآن میں ہے:

فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ط وَاللّٰہ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ۔ (22)

"مالک کائنات اجلے اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے الفت کرتا ہے"

رسول پاک ﷺ نے صفائی کو ایمان کا حصہ قرار دیا اور فرمایا:

النظافة تدعوا الی الایمان والایمان مع صاحبه فی الجنة۔ (23)

"صفائی ایمان کی طرف لے جاتی ہے اور ایمان اپنے ساتھی کو جنت میں لے جاتا ہے۔"

ہر انسان جنت میں جانے کا آرزومند ہے، ہر شخص جنت کی نعمتیں حاصل کرنا چاہتا ہے اور اس کے لیے ایمان و عمل کی تیاری کرتا ہے۔ مگر رسول پاک ﷺ کی اس انقلابی تعلیم پر غور کیجئے کہ اگر جنت میں گھر بنانا چاہتے ہو تو پہلے اپنے ماحول کو پاک صاف کر کے جنت نشاں بناؤ تاکہ تم صحیح معنوں میں جنت کے حقدار بن سکو۔

استعمال کرو اسراف نہ کرو

رسول پاک ﷺ کی ماحولیاتی تعلیم کا تیسرا اہم پہلو بقدر ضرورت استعمال کا نظریہ ہے جسے Conservation کہا جاتا ہے۔ دنیا کی ہر چیز اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے استعمال کے لیے بنائی ہے، اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے:

وَ سَخَّرَلَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا۔ (24)

"اور اُس نے تمہارے لیے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے مسخر کیا۔"

ایک دوسری جگہ ارشاد ہے:

ہُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِہَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِہٖ ط وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔ (25)

"وُہی ہے جس نے زمین کو تمہارے لیے تابع کر دیا، تو تم اس کے راستوں میں چلو پھرو، اور اُس کے (عطا کئے ہوئے) رزق میں سے کھاؤ، اور اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔"

قرآن میں مزید واضح لفظوں میں تاکید کی گئی ہے کہ:

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ط اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ۔ (26)

"کھاؤ اور پیو اور حد سے زیادہ اسراف نہ کرو کہ بے شک وہ حد سے زیادہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں

فرماتا۔"

"استعمال نہ کہ اسراف" کے اس بنیادی اصول کو اگر پیش نظر رکھا جائے تو ماحولیات میں عدم توازن کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ پانی، جنگلات، حیوانات، پرندے، معدنیات، توانائی، قدرتی وسائل اور خورد و نوش اور استعمال کی تمام ضروری اشیاء میں بقدر ضرورت استعمال (Conservation) کا اصول تحفظ اور توازن کا ماحول برقرار رکھے گا اور انسان پریشانیوں میں مبتلا نہیں ہو گا۔ اللہ کے اس حکم کے مخاطب حکومت، ادارے، عوام، سماج اور فرد سب ہیں اور ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس حکم کی تعمیل کرے۔

پانی کا تحفظ کرو

پانی قدرتی وسائل میں گرانقدر اہمیت کا حامل ہے، انسانی زندگی بہت حد تک پانی پر منحصر ہے، اس کے استعمال میں عدم توازن اور اس میں آلودگی کی وجہ سے انسانی ماحول کو شدید خطرات کا سامنا ہے۔ قرآن کے نقطۂ نظر سے پانی انسان کی بنیادی ضرورت ہی نہیں بلکہ اس کی زندگی کی بنیاد بھی ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ۔ (27)

"اور ہم نے ہر ذی روح کی نمود پانی سے کی۔"

دوسری جگہ ارشاد ہے:

وَ اللّٰہُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ۔ (28)

"اور اللہ نے ہر چلنے پھرنے والے (جاندار) کو پانی سے پیدا فرمایا۔"

پانی کو اس کی فطری حالت پر باقی رکھنا اور اس کے استعمال میں سلیقہ کا لحاظ رکھنا انسانوں کی ذمہ داری ہے تاکہ اس سے زندگی بخشنے والی صلاحیت ختم نہ ہو جائے۔ پانی میں رہنے والے جاندار بھی زندہ رہ سکیں اور پانی استعمال کرنے والے انسان و حیوان بھی زندگی پا سکیں۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جناب رسول کریم ﷺ حضرت سعیدؓ کے پاس سے گزرے، اس وقت وہ وضو کر رہے تھے اور ضرورت سے زیادہ پانی استعمال کر رہے تھے۔ رسول ﷺ نے فرمایا یہ کیسی فضول خرچی ہے۔ حضرت سعدؓ نے پوچھا کیا وضو میں بھی فضول خرچی ہوتی ہے؟ رسول پاک ﷺ نے جواب میں فرمایا:

نعم وان كنت على نهر جار۔ (29)

"ہاں اگرچہ تم بہتی نہر کے کنارے ہی کیوں نہ وضو کر رہے ہو۔"

اس تعلیم کا خلاصہ یہ ہے کہ پانی کا استعمال بھی سلیقہ سے کیا جائے اور پانی کو آلودگی سے محفوظ بھی کیا جائے۔اسی لیے رسول پاک ﷺ نے پانی میں غلاظت اور کثافت پھیلانے سے منع فرمایا ہے، حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ

ان رسول اللهﷺ نهى ان يبال في الماء الدائم۔ (30)

''رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کیا جائے۔''

جب رسول اللہ ﷺ نے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمادیا تو اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ دوسری غلاظتوں کو پانی میں ڈالنا رسول پاک ﷺ کے لیے کس قدر تکلیف کا باعث ہوگا۔

حیوانات ماحول کی زینت ہیں

حیوانات انسان ہی کی طرح اللہ کی مخلوق اور ہمارے ماحول کا حصہ ہیں، انسانوں کی ضرورت اور انسانی ماحول کی زینت ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو ہمارے استعمال کے لیے بنایا ہے اس لیے ان کی نسلوں کا تحفظ اور ان کی دیکھ بھال کرنا انسانوں کی ذمہ داری ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَاج لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ۔ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ۔ وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلاَّ بِشِقِّ الْاَنْفُسِط اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔ وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةًط وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔ (31)

''اس (خداوندِ عالم) نے حضرت انسان کے لیے ایسے چوپائے پیدا کیے جن سے انسان فائدہ حاصل کرتا ہے کچھ کے چمڑے کو بطور لباس پہنتا ہے، کچھ کا مشروب (دودھ) نوش کرتا ہے اور کچھ کا گوشت کھاتا ہے، کچھ کو بطور سواری استعمال کرتا ہے اور کچھ پر اپنا سامان لادھ کر دوسرے بلاد میں لے جاتا ہے تاکہ اس سے رزق حلال کما سکے۔''

یہ آیت وائلڈ لائف کنزرویشن کی عظیم تحریک فراہم کرتی ہے، اس میں جانور کی تخلیق، ضرورت، مقصد اور ماحول کی ان سے زینت کے بہت سے گوشے اشاروں میں روشن کردیئے گئے ہیں۔ خاص طور پر ایک ایسے سماج میں جس کی معیشت میں گلہ بانی مرکزی حیثیت رکھتی ہو، جانوروں کا صبح کو گھر سے نکلنا، چراگاہوں میں جانا اور شام کو واپس آنا ایسا خوش نما منظر پیش کرتا ہے جو انسانوں کی خوشی کا ذریعہ ہے۔

پیڑ پودے لگاؤ

ماحول میں ہریالی موسم کی سازگاری اور انسانوں اور جانوروں کی نفع رسانی کے لیے بہت ضروری ہے اس لیے رسول پاک ﷺ نے پیڑ پودوں کو لگانے کی اہمیت کا احساس دلایا حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مامن مسلم غرس غرسا فاكل منه انسان او دابة الاكان له به صدقة۔ (32)

''جو مسلمان کوئی پیڑ لگاتا ہے یا کاشتکاری کرتا ہے اور اس پیڑ پودے سے انسان، پرندے یا جانور کھاتے ہیں تو یہ پیڑ لگانے والے کے لیے صدقہ ہے۔''

شجرکاری کو رسول پاک ﷺ نے اتنی اہمیت دی ہے کہ قیامت تک اس کام کو کرتے رہنے کی ہدایت فرمائی۔ حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان قامت الساعة وبيد احدكم فسيلة فان استطاع ان لا يقوم حتى يغرسها فليفعل۔(33)

''اگر قیامت کا وقت آجائے اور تم میں سے کسی شخص کے ہاتھ میں کھجور کا پودا ہو اور قیامت کے برپا ہونے سے پہلے وہ اسے لگا سکتا ہو تو اسے ضرور لگا دینا چاہیے۔''

شجرکاری کے ذریعہ ماحول کا تحفظ کرنے کے سلسلہ میں اس سے بڑی بات نہیں کہی جاسکتی، جب کسی شخص کو اگلے لمحہ دنیا سے رخصت ہونے کا خیال آتا ہے تو وہ تعمیر و ترقی کے سارے کام بھول جاتا ہے اور بس اپنی نجات کے لیے فکر مند ہوتا ہے، مگر رسول پاک ﷺ نے حکم دیا کہ مرتے وقت تک ماحول کو بہتر بنانے کی کوشش کرنا بھی آخرت میں سرخرو ہونے کا ذریعہ ہے۔ یہ انقلابی تعلیم آخری رسول ﷺ ہی سے انسانیت کو مل سکتی ہے۔

رسول پاک ﷺ کی تعلیم کا سب سے اہم حصہ یہ ہے کہ آپ نے انسان کے اندر ذمہ داری اور جواب دہی کا احساس پیدا کیا ہے، آپ نے زمین و آسمان کی نفع بخش چیزوں اور ماحول کی ساری نعمتوں کو ذمہ داری کے ساتھ استعمال کرنے کی تلقین فرمائی ہے اگر اس ذمہ داری کو پورا نہیں کیا تو دنیا میں چاہے حکومت اور معاشرہ باز پرس نہ کرے مگر قیامت میں اللہ تعالیٰ کے حضور ضرور جواب دینا ہوگا، قراان میں ہے:

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ۔ (34)

ضرورت اس بات کی ہے کہ اللہ کی عطا کردہ ان نعمتوں کی حفاظت کی جائے، بقدر ضرورت استعمال کیا جائے اور فساد و بگاڑ سے بچایا جائے۔

نتائج:

قرآن و سنت کی اس صحت آفریں تعلیم کا تقاضا یہ ہے کہ ہر مسلمان اپنے ماحول کو پاک وصاف رکھنے کی فکر کرے، اپنے محلہ اور بستی میں صفائی کی مہم چلائے اور گندگی جمع نہ ہونے دے، وہ یہ بھی دیکھے کہ کہیں اس کی بے توجہی جراثیم کے پھیلنے اور فضا کو آلودہ کرنے کا سبب تو نہیں بن گئی ہے اس کے گھر کے باہر ایسا کوڑا تو نہیں ہے جو دوسروں کے لیے اذیت کا سبب ہے۔ اگر ایسا ہے تو پہلی توجہ صفائی ستھرائی پر دینی چاہیے۔

ماحول کو پراگندہ ہونے سے بچانے اور اسے قدرتی طور پر برقرار رکھنے کے لیے اسلام نے صفائی اور طہارت و پاکیزگی پر بہت زور دیا ہے اور اس کا آغاز انسان کے اپنے بدن سے صفائی سے فرمایا ہے۔ اس کے بعد انسان بالترتیب اپنے گھروں، گلیوں، محلوں اور عوامی مقامات کی صفائی و طہارت پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے آبی ذخائر کو آلودہ کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔ پانی میں رفع حاجت کرنے سے منع فرمایا گیا ہے تاکہ یہ آلودہ نہ ہو۔ اسی طرح جانوروں اور درختوں کا خاص خیال رکھنے کی تاکید کی گئی ہے کہ پرندوں کے گھونسلوں، جانوروں کی بلوں اور درختوں کے نیچے رفع حاجت نہ کی جائے۔

حضور نبی کریم ﷺ کی عطاء کردہ تعلیمات کو عملی طور پر اپنانا شروع کر دیا جائے تو بڑھتی ہوئی آلودگی پر مکمل طور پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ اور اگر اسی طرح ماحول کی کثافتوں پر کنٹرول نہ کیا گیا تو معاشرے میں انسان امراض میں روز بہ روز اضافہ ہوتا چلا جائے۔ جس سے سماج میں رہنے والے افراد کی شرح اموات میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ قرآن کریم اور اسوہ حسنہ میں ماحول کے تحفظ کے جو اصول وضع کیے گئے ہیں ان کو انفرادی اور اجتماعی سطح پر فروغ دینے کی ضرورت ہے نیز حفظان صحت کے لیے اس شعور کو بھی عوام الناس میں عام کرنے کی ضرورت ہے کہ نظافتوں کے گہوار معاشرے سے سیکڑوں امراض انسانی کا قلع قمع کیا جاسکتا ہے۔

سفارشات:

۱۔ تعلیمات اسلام میں نظافت کی اہمیت پر بہت زور دیا گیا ہے۔ معاشرے میں طہارت و پاکیزگی کے کے فروغ کو عام کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ ماحول کو پراگندہ ہونے سے بچانے میں مساجد کے ائمہ وخطباء کو اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔

۲۔ ماحولیاتی آلودگی سے نمٹنے کے لیے حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ تعلیمات سیرت کے اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے غیر آباد لاکھوں ایکڑ ارضی کو زرعی استعمال میں لائے۔

۳۔اسوہ حسنہ کی روشنی میں ماحول کا تحفظ اس بات کا متقاضی ہے کہ آبادی کے بڑھنے کے ساتھ الگ شہروں کے قیام کو عمل میں لایا جائے۔

۴۔ماحولیاتی تحفظ کو برقرار رکھنے کے لیے سوشل میڈیا،الیکٹرونک میڈیا اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے عوام الناس میں آلودگی کے مضمرات کی اگاہی کو اجاگر کیا جائے تاکہ معاشرے کا ہر فرد اپنے ارگرد کی کثافتوں سے چھٹکارا پا سکے۔

۵۔ماحولیاتی تحفظ کے ضمن میں حضور نبی کریم ﷺ کی بیان کر تعلیمات کو سکول،کالجز،مدارس اور جامعات میں بطور سلیبس شامل کیا جائے اور جس قدر ممکن ہو اس کے لیے عملی اقدمات کو بھی فروغ دیا جائے۔

حوالہ جات وحواشی

[1] المعجم الوجیز، مجمع اللغۃ العربیہ، قاہرہ، مصر، ۱۹۸۰، ص:۲۲

1. Al-Muʿjam al-Wajīz, Majmaʿ al-Lughat al-ʿArabiyya, Cairo, 2007, Egypt, page:22

[2] ۔راغب الاصفہانی، ابوالقاسم، الحسین بن محمد، المفردات القرآن، دارالقلم، دمشق، ۱۹۹۰، ج:۱، ص:۲۵۶

2. Rāghib al-Aṣfahānī, Abū al-Qāsim, al-Ḥusayn b. Muḥammad, al-Mufradāt al-Qurʾān, Dār al-Qalam, Damascus, 1990, vol:1,page:256

[3] القرآن، ۲:۱۷

3. Al-Qurʾān,2:17

[4]. Marx, Karl. “Encyclopedia Britannica” *Encyclopaedia Britannica Ultimate Reference Suite [M/CD]. Chicago: Encyclopsedia Britannica* (2012).

[5] ابن منظور، محمد بن مکرم، لسان العرب، بیروت، دارالکتب العلمیہ، ۱۹۹۹، ج:۶، ص:۷۸

5. Ibn Manẓūr, Muḥammad Ibn Makram, Lisān al-ʿArab, Beirut, Dār al-Kutub al-ʿIlmiyya, 1999, vol. 6, page 78.

[6] Marx, Karl. “Encyclopedia Britannica” *Encyclopaedia Britannica Ultimate Reference Suite [M/CD]. Chicago: Encyclopsedia Britannica* (2012).

[7] ۔قادری، حسین محی الدین، اسلام اور تحفظ ماحولیات، منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور، ص:۱۵

7. Qādrī, Ḥusayn Moḥīuddīn, Islam and Environmental Protection, Minhaj-ul-Quran Printers, Lahore, page 15.

[8] القرآن، 14:55

8. Al-Qurʾān, 55:14

[9] ۔عبدالرحمٰن، الباحث، ریسرچ اکیڈمی آف اسلامک سائنسز، جولائی، ۲۰۲۱، ماحولیاتی آلودگی اور ہماری ذمہ داریاں۔تعلیمات نبوی کی روشنی میں، ج:۲، شمارہ:۲، ص:78

9. ʿAbd al-Raḥmān, Al-Bāḥith, Research Academy of Islamic Sciences, July, 2021, Environmental Pollution and Our Responsibilities: In the Light of the Prophet’s Teachings. vol: 2, page:78.

[10]۔ عبدالرحمٰن، الباحث، ریسرچ اکیڈمی آف اسلامک سائنسز، جولائی، ۲۰۲۱، ماحولیاتی آلودگی اور ہماری ذمہ داریاں۔ تعلیمات نبوی کی روشنی میں، ج:۲، شمارہ:۲، ص:78

10. ʿAbd al-Raḥmān, Al-Bāḥith, Research Academy of Islamic Sciences, July, 2021, Environmental Pollution and Our Responsibilities: In the Light of the Prophet's Teachings. vol: 2, page:78

[11]۔ عبدالرحمٰن، الباحث، ریسرچ اکیڈمی آف اسلامک سائنسز، جولائی، ۲۰۲۱، ماحولیاتی آلودگی اور ہماری ذمہ داریاں۔ تعلیمات نبوی کی روشنی میں، ج:۲، شمارہ:۲، ص:79

11. ʿAbd al-Raḥmān, Al-Bāḥith, Research Academy of Islamic Sciences, July, 2021, Environmental Pollution and Our Responsibilities: In the Light of the Prophet's Teachings. Vol: 2, page:79

[12]القرآن، 19:31

12. Al-Qurʾān, 31:19

[13]۔ قانون حمایہ البیئۃ الاسلامی مقارنا بالقوانین الوضعیہ، بیروت، داراحیاء التراث العربی، 2002، ص:۳۳۹

13. The Law of Ḥamāya al-Bayt al-Islāmī compared to the laws of al-Islami, Beirut, Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 2002, page 339

[14]۔ زرقا، مصطفٰی احمد، المدخل الفقہی العام، دارالقلم، دمشق، ۲۰۰۰، ج:۲، ص:۶۷۳

14. Zarqā, Muṣṭafā Aḥmad, Al-Madkhal al-Fiqhī al-ʿĀm, Dār al-Qalam, Damascus, 2000, vol:2, page:673

[15]القرآن، ۳۰:۴۱

15. Al-Qurʾān, 30:41

[16]القرآن، 164:2

16. Al-Qurʾān, 6:164

[17]القرآن، 96،95:6

17. Al-Qurʾān, 95:92

[18]القرآن، 4۔1:87

18. Al-Qurʾān, 87:1–5

[19]القرآن، 13۔5:55

19. Al-Qurʾān, 55:5–13

[20]بخاری، محمد بن اسماعیل، الصحیح لمسلم، کتاب الطھارۃ، باب النھی عن الاستنجاء بالیمین، بیروت، دارالکتب العلمیہ، ۲۰۰۱، رقم:۲۳۳

20. Al-Bukhārī, Muḥammad b. Ismāʿīl, Al-Ṣaḥīḥ li-Muslim, Kitāb al-Ṭahāra, Bāb al-Nahī ʿan al-Istanjāʾ bi'l-Yamīn, Beirut, Dār al-Kitab al-ʿIlmiyya, 2001, Hadith no. 233

[21]ابن ماجہ، محمد بن عبداللہ بن یزید، سنن ابن ماجہ، بیروت، دارالکتب العلمیہ، ۲۰۰۰، رقم:۷۶۳

21. Ibn Mājah, Muḥammad ibn ʿAbd Allāh ibn Yazīd, Sunan Ibn Mājah, Beirut, Dār al-Kutub al-ʿIlmiyya, 2000, Hadith no. 763

[22]القرآن، 108:9

22. Al-Qurʾān, 9:108

[23] مناوی،عبدالرزاق،فتح القدیر،دارالقلم،مصر،۱۹۹۹،ج:۳،ص:۲۷۰

23. Manāwī, ʿAbd al-Razzāq, Fatḥ al-Qadīr, Dār al-Qalam, Egypt, 1999, vol:3, page:27

[24] القرآن،13:45

24. Al-Qurʾān, 45:13

[25] القرآن،15:67

25. Al-Qurʾān, 6:15

[26] القرآن،31:7

26. Al-Qurʾān, 7:31

[27] القرآن،30:21

27. Al-Qurʾān, 21:30

[28] القرآن،45:24

28. Al-Qurʾān, 24:45

[29] خطیب تبریزی،محمد بن عبداللہ،مشکوۃ،المصابیح،بیروت،دارلکتب العلمیہ،۲۰۰۱،رقم:۶۷۸

29. Khaṭib Tabrayzī, Muḥammad b. ʿAbd Allāh, Mishkāt, Al-Maṣābīḥ, Beirut, Dār al-Kutub al-ʿIlmiyya, 2001, Hadith no. 678

[30] نسائی،احمد بن شعیب،سنن نسائی،بیروت،داراحیاالتراث العربی،۲۰۰۱،رقم:۳۹۸

30. Nasāʾī, Aḥmad b. Shuʿayb, Sunan Nasāʾī, Beirut, Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabi, 2001, Hadith no. 398

[31] القرآن،8-5:16

31. Al-Qurʾān, 16:5–8

[32] بخاری،محمد بن اسماعیل،الصحیح،بیروت،دارالکتب العلمیہ،۲۰۰۱،رقم:۲۰۱۲

32. Al-Bukhārī, Muḥammad b. Ismāʿīl, Al-Ṣaḥīḥ, Beirut, Dār al-Kutub al-ʿIlmiyya, 2001, Hadith no. 2012

[33] حنبل،ابوعبداللہ محمد بن احمد،مسند،بیروت،دارالکتب العلمیہ،۲۰۰۲،ج:۳،ص:۲۹۱

33. Ḥanbal, Abū ʿAbd Allāh Muḥammad b. Aḥmad, Musnad, Beirut, Dār al-Kutub al-ʿIlmiyya, 2002, vol:3, page: 291

[34] القرآن،8:102

34. Al-Qurʾān, 102:8